1965_3_335_340

کارپگٹھاچی اور دیگران

بنام

نگرتھیناتھاچی

10مارچ1965

کے۔سبّاراؤ، جے۔سی۔شاہ اور آر۔ایس۔بچاوت، جسٹسز

ہندو قانون-شریک بیواؤں کے درمیان تقسیم-آیا بقا کے حق کو ترک کیا جا سکتا ہے-اگر جائیداد کی منتقلی ایکٹ1882(4 آف1882)دفعہ6(اے) ۔بارثبوت۔

دوشریک بیواؤں نے اپنے شوہر کی جائیداد تقسیم کی اور ہر ایک نے اپنے حصے پر الگ الگ قبضہ کر لیا۔بیواؤں میں سے ایک کی موت پر مدعا علیہ نے اس کی ماں کے حصے پر قبضہ کرلیا۔اپیل کنندہ زندہ بچ جانے والی بیوہ نے مدعا علیہ کے خلاف اس حصے پر قبضہ کا دعوی کرتے ہوئے مقدمہ دائر کیا۔ٹرائل کورٹ نے مقدمے کا فیصلہ سنایا، جسے اپیل پر ہائی کورٹ نے کالعدم قرار دے دیا۔سرٹیفکیٹ کے ذریعے اپیل میں:

منعقد:(i) ہندو قانون کے تحت بیوائیں جائیدادوں کو تقسیم کرنے اور ہر ایک کو الگ الگ حصے مختص کرنے کی مجاز تھیں، اور اس طرح کی الاٹمنٹ سے اتفاق کرتے ہوئے ہر ایک دوسرے کو مختص حصے میں اپنے بقا کے حق کو ترک کرنے پر راضی ہو سکتا تھا۔اس طرح کا انتظام ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ 1882 کی دفعہ 6 (اے) کے خلاف نہیں تھا۔(337 C-D)

کیس قانون کا حوالہ دیا گیا۔

(ii) صرف دو بیواؤں کے درمیان جائیداد کی تقسیم دوسرے کو الاٹ کی گئی جائیدادوں پر ہر ایک کے بقا کے حق کو تباہ نہیں کرتی۔وہ فریق جو اس بات پر زور دیتا ہے کہ ایک ایسا انتظام تھا جس کے ذریعے بیواؤں نے بقا کے حق کو ترک کرنے پر اتفاق کیا تھا، اسے واضح اور ٹھوس شواہد کے ذریعے اس انتظام کو قائم کرنا ہوگا۔(338 بی)۔

جواب دہندہ، فوری معاملے میں، اس ذمہ داری کو نبھانے میں ناکام رہا تھا۔(338بی-سی)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1963 کی دیوانی اپیل نمبر 998۔

1958 کے دعوا اپیل زیر نمبر 292 میں مدراس ہائی کورٹ کے 12 جنوری 1962 کے فیصلے اور فرمان سے اپیل۔

اپیل گزاروں کے لیے اے۔ وی۔ وشوناتھ شاستری، وی۔ ایس۔ راماسوامی آئینگر اور آر۔ تھیاگراجن۔

مدعا علیہ کی طرف سے سالیسیٹر جنرل ایس۔ وی۔ گپٹے اور آر۔ گنپتی آئیر۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا تھا-

بچاوت، جسٹس۔ 1924 میں ایک سیوا سبرامنیا پلئی کا انتقال ہوا جس کے بعد وہ اپنی ماں، دو بیواؤں، تھلیاچی اور کارپگٹھاچی، اور تھلیاچی سے پیدا ہونے والی ایک بیٹی، ناگرا تھنا تھچی (یہاں جواب دہندہ)۔ دونوں بیواؤں کو وہ جائیدادیں وراثت میں ملیں جو شیو سبرامنیا نے چھوڑی تھیں۔ جولائی 1927 میں، انہوں نے جائیدادوں کے بڑے حصے کو تقسیم کیا اور ہر ایک نے اسے الاٹ کی گئی جائیدادوں پر علیحدہ قبضہ اور لطف اٹھایا۔ تقسیم کا ثبوت دو تقسیم کی فہرستوں سے ملتا ہے جسے تقسیم کے اعمال کہتے ہیں۔ 14 جولائی 1927 کو اے-1 اور بی-45 کی نمائش اور ان دونوں کے دستخط۔ اس تقسیم کے تحت، دیکھ بھال کے لیے زمین کے دو ویلس الگ کیے گئے تھے: شیو سبرامنیا کی ماں کی طرف سے، اس کی زندگی کے دوران اس سے لطف اندوز ہونا، اور اس کی موت پر، دونوں بیواؤں کو الگ الگ حصوں میں لے جانا اور لطف اندوز کرنا جیسا کہ تقسیم کی فہرستوں میں ذکر کیا گیا ہے۔ 26 اگست 1954 کو تھیالاچی کا انتقال ہو گیا اور اس کی موت کے بعد مدعا علیہ نے جولائی 1927 کی تقسیم کے تحت تھیالاچی کو الاٹ کی گئی جائیدادوں پر قبضہ کر لیا۔ 8 دسمبر 1954 کو، کارپگٹھاچی نے مدعا علیہ کے خلاف مقدمہ دائر کیا، جس میں سے یہ اپیل اٹھتی ہے، جس میں مقدمے کی جائیدادوں پر قبضہ کرنے کا دعوی کیا جاتا ہے۔ مدعا علیہ نے یہ دعوی کرتے ہوئے مقدمے کی مخالفت کی کہ تقسیم کے تحت ہر بیوہ نے دوسرے کو الاٹ کی گئی جائیدادوں کے سلسلے میں اپنی بقا کا حق ترک کر دیا، اور اس کے نتیجے میں تھلیاچی کی موت پر، مدعا علیہ اس کی بیٹی کے طور پر اس کا حصہ اس کے وارث کے طور پر لینے اور اس سے لطف اندوز ہونے کا حقدار تھا کارپگٹھاچی کی زندگی کے دوران۔ 18 اگست 1958 کے اپنے فیصلے کے ذریعے، ضلع جج، مشرقی تنجاور نے مدعا علیہ کی دلیل کو مسترد کر دیا، اور فیصلہ دیا کہ دونوں بیواؤں کے درمیان تقسیم صرف لطف اٹھانے کے لیے تھی، اور جولائی 1927 کی تقسیم کے تحت تھیالاچی کے پاس موجود جائیدادوں کے حوالے سے مقدمہ دائر کیا۔ اپیل پر، مدراس ہائی کورٹ نے 12 جنوری 1962 کے

اپنے فیصلے میں کہا کہ تقسیم کے تحت ہر بیوہ نے دوسرے کو الاٹ کی گئی جائیدادوں میں اپنی زندگی کا سود ترک کر دیا اور اس کے نتیجے میں کارپگٹھا چی تھیلیا چی کو الاٹ کی گئی جائیدادوں پر قبضہ حاصل کرنے کا حقدار نہیں تھا، ڈسٹرکٹ جج کے فرمان کو کالعدم قرار دیا، اور مقدمہ خارج کر دیا۔ کارپگٹھا چی اور کئی دیگر افراد جنہیں ہائی کورٹ کے سامنے اپیل میں فریق کے طور پر شامل کیا گیا تھا، اب آئین کے آرٹیکل 133 کے تحت ہائی کورٹ کی طرف سے اس عدالت کو دیے گئے سرٹیفکیٹ کے تحت اپیل کرتے ہیں۔

اپیل گزاروں کی جانب سے پیش ہوئے مسٹر وشوناتھ شاستری کا کہنا ہے کہ: (1) اپنے شوہر کی جائیداد کے سلسلے میں ہر بیوہ کی بقا کا حق زندہ بچ جانے والی بیوہ کا موقع ہے کہ وہ شریک بیوہ کی موت پر اپنے شوہر کی پوری جائیداد لے لے، اور جائیداد کی منتقلی کے قانون 1882 کی دفعہ 6 (اے) کے پیش نظر، بیوائیں اپنے بقا کے حق کو منتقل کرنے یا ترک کرنے کا انتظام کرنے کے اہل نہیں تھیں۔ (2) تقسیم کی فہرستیں، نمائش۔ اے-1 اور بی-45 کا اندراج نہ ہونا، ثبوت میں قابل قبول نہیں ہیں؛ (3) بیواؤں کے درمیان تقسیم صرف لطف اندوز ہونے کے لیے تھی، اور مدعا علیہ یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے کہ ہر شریک بیوہ نے دوسرے کو الاٹ کی گئی جائیدادوں کے سلسلے میں اپنے بقا کے حق کو ترک کر دیا ہے۔ مدعا علیہ کی جانب سے پیش ہوئے معروف سالیسیٹر جنرل نے ان دلائل سے اختلاف کیا۔

ہماری رائے ہے کہ مسٹر وشوناتھ شاستری کی پہلی دلیل کو مسترد کر دیا جانا چاہیے۔ ہندو قانون کے تحت جیسا کہ یہ 1924 میں کھڑا تھا، اپنے شوہر کی جائیدادوں کے وارث ہونے والی دو بیواؤں نے ایک جائیداد کو مشترکہ کرایہ دار کے طور پر لیا جس میں بقا کے حقوق اور مساوی فائدہ مند لطف اٹھایا گیا۔ وہ ان جائیدادوں کی تقسیم کو نافذ کرنے کے حقدار تھے تاکہ ہر ایک الگ الگ اس کے لیے مختص حصے پر قبضہ کر سکے اور اس سے لطف اندوز ہو سکے، بھوگوان دین دوبے بنام مینا بائی، گوری ناتھ کاکا جی بنام گیا کور دیکھیں۔ ان میں سے کوئی بھی دوسرے کی رضامندی کے بغیر جائیداد کی مکمل تقسیم کو نافذ نہیں کر سکتا تھا تاکہ بقا کے حق کو تباہ کیا جا سکے، دیکھیں کمشنر انکم ٹیکس بنام محترمہ اندرا بالکرشنا۔ لیکن باہمی رضامندی سے وہ بیوہ کی جائیداد کے جاری رہنے کے دوران جائیدادوں میں اپنے مخصوص حقوق کے حوالے سے کوئی بھی انتظام کر سکتے ہیں، اور جائیدادوں کو بالکل تقسیم کر سکتے ہیں، تاکہ ہر ایک کے بقا کے حق کو دوسرے کے لیے مختص حصے سے روکا جا سکے۔ رامکل بنام راما سامی نائکن؛ سدالائی اممل بنام گومتی اممل دیکھیں۔ اسی طرح، بقایا کے حقوق کے ساتھ مشترکہ کرایہ دار کے طور پر اپنے والد کی جائیداد میں آنے والی دو بیٹیاں بھی اسی طرح کا انتظام کر سکتی ہیں۔ دیکھیں کیلاش چندر چکربٹی بنام کاشی چندر چکربٹی، سبمل بنام لکش مانا آئیر، امانی امال بنام پیریا سامی ادین۔ اس طرح کا انتظام

ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ 1882 کی دفعہ 6 (اے) کے خلاف نہیں تھا۔ وراثت میں ملنے والی جائیدادوں میں ہر بیوہ کا مفاد جائیداد تھا، اور یہ جائیداد بقا کے اتفاقی حق کے ساتھ مل کر قانونی طور پر منتقل کی جا سکتی تھی۔ ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کی دفعہ 6 (اے) شریک بیوہ کی موت پر زندہ بچ جانے والی بیوہ کی پوری جائیداد کو اپنے شوہر کے اگلے وارث کے طور پر لینے کے محض موقع کی منتقلی سے منع کرتی ہے، لیکن یہ بیوہ کی طرف سے اس کی طرف سے وراثت میں ملنے والی جائیدادوں میں اس کے موجودہ مفاد کے ساتھ ساتھ بقا کے اتفاقی حق کی منتقلی سے منع نہیں کرتی ہے۔ بیواؤں کو حق تقسیم کرنے اور ہر ایک کو الگ حصہ مختص کرنے کا اختیار تھا۔ اور اس طرح کی الاٹمنٹ سے اتفاق کرتے ہوئے، ہر ایک دوسرے کو مختص حصے میں اپنے بقا کے حق کو ترک کرنے پر راضی ہو سکتا ہے۔ مسٹر وشوناتھ شاستری کی پہلی دلیل کو مسترد کیا جانا چاہیے۔

مسٹر وشوناتھ شاستری کی دوسری دلیل کو بھی مسترد کیا جانا چاہیے۔ تقسیم زبانی طور پر متاثر ہو سکتی ہے۔ زبانی تقسیم کے ذریعے، دونوں بیوائیں پوری جائیداد میں اپنے متنوع حقوق کو ایڈجسٹ کر سکتی تھیں، اور اس انتظام کے ایک حصے کے طور پر، ہر ایک زبانی طور پر دوسرے کو مختص کردہ حصے پر اپنے بقا کے حق کو ترک کرنے پر راضی ہو سکتا تھا۔ ٹرائل کورٹ میں مقدمہ اس بنیاد پر پیش کیا گیا کہ تقسیم زبانی تھی۔ اور یہ کہ تقسیم کی دو فہرستیں محض زبانی تقسیم کے ثبوت کے ٹکڑے تھے، اور ثبوت میں ان کی قبولیت کے حوالے سے کوئی اعتراض نہیں اٹھایا گیا تھا۔ ہائی کورٹ میں، اپیل گزاروں نے پہلی بار یہ دلیل پیش کی کہ تقسیم کی دو فہرستوں کو رجسٹر کرنا ضروری ہے۔ حقائق کے سوالات کی مزید تحقیقات کے بغیر اس نکتے کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا تھا، اور ان حالات میں، ہائی کورٹ نے صحیح فیصلہ دیا کہ یہ نئی دلیل پہلی بار اپیل میں نہیں اٹھائی جا سکتی۔ ہمارا خیال ہے کہ اپیل گزاروں کو اس نئی دلیل کو اٹھانے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔

ہمارا خیال ہے کہ مسٹر وشوناتھ شاستری کی تیسری دلیل درست ہے اور اسے قبول کیا جانا چاہیے۔ صرف دو بیواؤں کے درمیان جائیداد کی تقسیم دوسرے کو الاٹ کی گئی جائیدادوں پر ہر ایک کے بقا کے حق کو تباہ نہیں کرتی ہے۔ پارٹی جو دعوی کرتی ہے۔ کہ ایک ایسا انتظام تھا جس کے ذریعے بیواؤں کو بقا کے حق کو ترک کرنے پر اتفاق کرنا تھا، اس انتظام کو واضح اور ٹھوس شواہد کے ذریعے قائم کرنا چاہیے۔ مدعا علیہ اس ذمہ داری کو نبھانے میں ناکام رہا ہے۔ یہ عام معاملہ ہے کہ تقسیم کا ثبوت نمائشوں سے ملتا ہے۔ A-1 اور B-45۔ نمائش بی-45 وہ فہرست ہے جس میں تھیالاچی کو الاٹ کی گئی جائیدادیں دکھائی گئی ہیں۔ نمائش بی-45 کا متعلقہ حصہ پڑھتا ہے:-

"چٹ کاسٹ کے مطابق۔ کروپور میں رہنے والی شیو سبرامنیا پلئی کی بیوی تھیالائی اچی نجا، پنجا، گھر

اور زمین، مویشی خانہ، مویشی، مردوں کے لیے راستہ، مویشی خانہ اور کارٹ اور شیڈ لے گی جہاں فہرست میں مذکور خشک گوبر کے کیک رکھے گئے ہیں اور موجودہ فصلی 1337 سے مذکورہ جائیدادوں کے لیے حکومت کو ادائیگی کرے گی اور ان سے لطف اندوز ہوگی۔

کارپگٹھاچی کو الاٹ کی گئی جائیدادوں کو ظاہر کرنے والے اے-1 میں بھی اسی طرح کے الفاظ ہیں۔اب دونوں فہرستیں ظاہر کرتی ہیں کہ ہر بیوہ کو اسے الاٹ کی گئی جائیدادوں کو "لینا اور ان سے لطف اندوز ہونا" ہے۔متعلقہ تامل الفاظ "ادینتھو انوباوتھو" ہیں۔"یہ الفاظ یا تو واضح طور پر یا ضروری ارادے سے دوسری بیوہ کے بقا کے حق کو خارج نہیں کرتے ہیں۔تامل الفاظ "سروا سوانتتر ابدیا میوم" اور "سنتھتی پروسیموم" اور دوسرے الفاظ جو بقا کے حق کو ترک کرنے کی نشاندہی کرتے ہیں ان کی عدم موجودگی سے نمایاں ہیں۔تقسیم کی دو فہرستوں میں استعمال ہونے والے الفاظ یہ ظاہر کرنے کے لیے مکمل طور پر ناکافی ہیں کہ دونوں بیواؤں نے اپنے درمیان بقا کے حق کو ترک کر دیا۔یہ حقیقت کہ تقسیم کی دو الگ الگ فہرستیں تیار کی گئی تھیں اور ہر ایک پر دونوں بیواؤں کے دستخط تھے، اس معاملے کو مزید آگے نہیں لے جاتی۔تقسیم کی دو فہرستوں سے پتہ چلتا ہے کہ ساس کی دیکھ بھال کے لیے الگ سے رکھی گئی زمین کی دو ویلیوں کو دونوں بیواؤں کے درمیان اس کی موت پر میٹس اور باؤنڈ کے ذریعے تقسیم کیا جانا تھا۔مستقبل کے تنازعات سے بچنے کے لیے ساس کی موت پر دونوں ویلیس کی تقسیم پر اتفاق کیا گیا۔یہ حقیقت کہ تھیالیاچی کی ایک بیٹی تھی اور وہ کرپاگاتھاچی سے 20 سال بڑی تھی، یہ ظاہر نہیں کرتی کہ کرپاگاتھاچی مش نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ تھیالیاچی کی بیٹی کو اس کی موت کے بعد تھیالیاچی کو الاٹ کی گئی جائیدادوں سے لطف اندوز ہونا چاہیے۔تقسیم کے بعد تمام زمینوں کے پٹے دونوں بیواؤں کے مشترکہ ناموں پر ہوتے رہے۔اگر دونوں بیواؤں کے درمیان کوئی مکمل علیحدگی تھی، تو اس کی وضاحت نہیں کی جاتی ہے کہ ہر بیوہ کے نام پر اسے الاٹ کی گئی زمینوں کے سلسلے میں الگ الگ تبدیلی کیوں نہیں کی گئی۔

تھیالاچی کے ذریعے انجام دیے گئے اعمال، نمائش میں ہیں،B-3, B-4, B-6, B-7 اور B-8 سے B-43 تقسیم کی تلاوت کرتے ہیں، لیکن وہ ایسے الفاظ استعمال نہیں کرتے ہیں جو اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ ایک مطلق تقسیم تھی۔سیل ڈیڈز Exs. A-3, A-4 A-6 جو دونوں بیواؤں کے ذریعے انجام دیے گئے ہیں وہ غیر منقسم جائیدادوں کے حوالے سے ہیں اور اس مسئلے پر کوئی روشنی نہیں ڈالتے۔ریکارڈ پر موجود شواہد واضح طور پر یہ نہیں دکھاتے ہیں کہ آیا دونوں بیواؤں کے ذریعے انجام دیا گیا سیل ڈیڈ، Exs. B-44 غیر منقسم جائیدادوں سے متعلق ہے، یا یہ تھیالاچی کو الگ سے الاٹ کی گئی

جائیدادوں سے متعلق ہے۔ وقتاً فوقتاً، تھیالاچی نے تین وصیتوں پر عمل درآمد کیا، Exs. B-1,B-2, A-5 قانون سازوں اور خاص طور پر مدعا علیہ کو علیحدگی کے مکمل اختیارات کے ساتھ مطلق طور پر کچھ خصوصیات دیتے ہیں۔ پہلی دو وصیت Exs. B-1, B-2، تھیالاچی کی الگ الگ جائیدادوں اور تقسیم پر اس کی طرف سے حاصل کردہ جائیدادوں کا الگ سے حوالہ دیتے ہیں۔ دونوں وصیتوں کی تلاوت اس بات کی نشاندہی نہیں کرتی کہ تھیالاچی نے مطلق حقوق کے ساتھ تقسیم پر اپنے شوہر کی ملکیت حاصل کی تھی۔ تیسری وصیت Exs. A-5، خاص طور پر تقسیم پر اس کی حاصل کردہ جائیدادوں کو ٹھکانے لگانے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے۔ کرپاگاتھاچی جانتی تھی کہ تھیالیاچی نے وصیت پر عمل درآمد کیا تھا، لیکن یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ وصیت کے معاہدوں کے بارے میں جانتی تھی۔ Exs.A-2 کے ذریعے، تھیالیاچی اور کارپکٹھاچی دونوں نے تھیالیاچی کو الاٹ کی گئی کچھ جائیدادوں کا مفت تحفہ دیا۔ ڈی۔ ڈبلیو۔ 1 اس بات کی وضاحت کرنے سے قاصر ہے کہ تھیالاچی اس عمل میں کیوں شامل ہوا۔ سیل ڈیڈ کے ذریعے Exs. B-5 تھیالاچی نے اسے الاٹ کی گئی کچھ جائیدادیں بالکل بیچ دیں اور کارپاگاتھاچی کو وینڈی کے نام پر پٹے کی مجوزہ منتقلی کے حوالے سے ایک نوٹس، Exs. A-22 پیش کیا گیا۔ یہ واضح نہیں ہے کہ آیا پٹا اصل میں فروش کے نام پر منتقل کیا گیا تھا۔ کارپکٹھاچی کی اس وضاحت پر یقین نہیں کیا گیا کہ اس نے منتقلی کے خلاف احتجاج کیا اور بالآخر فروخت کی قیمت کا آدھا حصہ حاصل کیا۔ لیکن یہ فرض کرتے ہوئے کہ کرپاگٹھچی نے منتقلی پر اعتراض نہیں کیا، یہ واحد صورتحال یہ ثابت نہیں کرتی ہے کہ تقسیم کے وقت، اس نے تھیالاچی کو الاٹ کی گئی جائیدادوں کے سلسلے میں اپنے بقا کے حق کو ترک کرنے پر اتفاق کیا تھا۔

کارپکٹھاچی (پی۔ ڈبلیو۔ 1) نے اس بات سے انکار کیا کہ ایک مطلق تقسیم تھی۔ کراس جانچ میں وہ لرزتی نہیں تھی۔ نٹاراج پلئی (پی ڈبلیو 2) نے کہا کہ اس بات کی کوئی بات نہیں تھی کہ ہر ایک کو جائیداد بالکل لے لینی چاہیے اور اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ ہر ایک الگ سے لطف اندوز ہوگا۔ ہمیں پی ڈبلیو 2 کے شواہد میں ایسا کچھ نہیں ملتا جو یہ ظاہر کرے کہ بیواؤں نے جائیدادوں کو تقسیم کرنے پر اتفاق کیا تاکہ بقا کے حق کو تباہ کیا جا سکے۔ مانیکم پلئی (ڈی ڈبلیو 1) نے کہا کہ تقسیم کے وقت، تھیالاچی نے کہا کہ اس کی ایک بیٹی ہے اور اگر اس کے حصے کے لیے جو مختص کیا گیا تھا وہ اسے دے دیا جائے تو وہ تقسیم کے لیے راضی ہو جائے گی اور کارپکٹھاچی بھی مطلق حقوق حاصل کرنا چاہتی تھی۔ ڈسٹرکٹ جج نے ڈی ڈبلیو 1 کے ثبوت کو صحیح طور پر مسترد کر دیا۔ تقسیم کی فہرستیں وکلاء سے مشورہ کرنے کے بعد تیار کی گئیں۔ ڈی۔ ڈبلیو۔ 1 اس بات کی وضاحت کرنے سے قاصر ہے کہ مطلق تقسیم کی نشاندہی کرنے والے الفاظ تقسیم کی فہرستوں میں کیوں استعمال نہیں کیے

گئے۔ڈی ڈبلیو **1** مدعاعلیہ کی جائیدادوں کے انتظام میں رہا تھا، پھر بھی اس نے اس حقیقت کی جھوٹی تردید کی۔اس کے تھیلیاپچی اور مدعاعلیہ کے ساتھ گہرے تعلقات تھے۔زبانی اور دستاویزی شواہد کی باریکی سے جانچ پڑتال پر، فاضل ضلعی جج نے مدعاعلیہ کے اس مقدمے کو مسترد کر دیا کہ بیواؤں نے زبانی طور پر اپنے بقا کے حق کو ترک کرنے پر رضامندی ظاہر کی تھی۔ہم سمجھتے ہیں کہ یہ نتیجہ درست ہے، اور ہائی کورٹ نے اس نتیجے کو تبدیل کرنے میں غلطی کی تھی۔

نتیجے میں، اپیل کی اجازت دی جاتی ہے، ہائی کورٹ کے ذریعے منظور کردہ فرمان اور فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ٹرائل جج کے فیصلے کو بحال کیا جاتا ہے۔تمام حالات میں، ہم ہدایت دیتے ہیں کہ فریقین اس عدالت میں اور نیچے کی عدالتوں میں بھی اپنے اخراجات خود ادا کریں گے اور برداشت کریں گے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document